سوال

(936) عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ ہیں عیسائی اپنے انبیاء کی قبروں کی پوجا کیسے کرتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ج: ۱، ص: ۶۰۱، کتاب الجنائز)

.) (۱۷اپریل۱۹۹۸ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صریحہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ آسمان پر ہیں۔ قربِ قیامت میں ان کا نزول ہوگا تو پھر دنیا میں ان کی قبر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا مرزا قادیانی اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے۔ حدیث ہذا میں جو کچھ بیان ہوا مجمل ہے۔ ''صحیح مسلم'' میں جندب کے طریق میں مفصل ہے

'کَانُوا یَتَّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیہِمْ مَسَاجِدَ' (صحیح مسلم، باب النَّہیِ عَنْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ، عَلَی الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ الصُّوَرِ فِیہَا وَالنَّہْیِ عَنِ ...الخ، رقم: ۵۳۲)

و نصاریٰ نے اپنے انبیائے علیہم السلام اور اپنے نیک لوگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔''

ہ یہود نے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔ جب کہ نصاریٰ نے نیک لوگوں کی پوجا پاٹ کی۔ دلیل اس امر کی یہ ہے کہ دیگر روایات میں تذکرہ جب نصاریٰ کا ہوا تو وہاں صرف نیکو کار کی تصریح ہے۔ انبیاء کا ذکر نہیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ اُم سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے سرزمین حبشہ کے اَ

'أُولَئِکَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِیہِمُ العَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَی قَبْرِہِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِیہِ تِلْکَ الصُّوَرَ، أُولَئِکَ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّہِ' (صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ فِی الْبِیعَةِ، رقم: ۴۳۴)

وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہوجاتا تو اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیتے۔ اور اس میں یہ تصویریں بناتے۔ اللہ کے ہاں یہ مخلوق میں بدترین ہیں۔''

جب انفرادی طور پر یہود کا تذکرہ ہوا تو فرمایا:

'قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَہُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ' (صحیح البخاری، باب الصَّلَاةِ فِی الْبِیعَةِ، رقم: ۴۳۷)

تعالیٰ یہود کو برباد کرے انھوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

یہاں صرف انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے نیکو کاروں کا نہیں۔

یہ بھی احتمال ہے کہ یہود کے ساتھ نصاریٰ کا ذکر اس بناء پر ہو کہ نصاریٰ تو انبیاء یہود کو برحق تسلیم کرتے تھے جب کہ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ گویا انبیاء یہود دونوں گروہوں کے نزدیک مکرم ٹھہرے۔ اس بناء پر دونوں ان کی عبادت میں شریک ہو گئے اور یہ بھی مُ

ب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:643

محدث فتویٰ